عظمت مکہ شریف

الحمد اللہ یہ ہمارا ہفتہ وار درس عالم القرآن کورس کا مبارک سلسلہ ہے جو ہم سب کی بڑی خوش نصیبی ہے کہ ماہِ ذالحج کی مبارک ساعتوں میں ماہِ ذالحج کے مبارک ایام میں ہماری آج کی گفتگو ہو رہی ہے آپ سب کو ماہِ ذوالحج بہت مبارک ہو عظیم مہینہ، عظیم برکتیں، عظیم سعادتیں، عظیم رحمتیں، عظیم کرم اس مہینے سے جڑے ہوئے ہیں بڑا ہی عالیشان، بڑی ہی برکتوں والا یہ مہینہ ہے اس میں بہت ساری اسلام کی یادگاریں ہیں سب سے بڑی یادگار حج کا مبارک موقع ہے جو بڑی آب و تاب کے ساتھ عالمِ اسلام کے لئے سب سے بڑی اجتماعی عبادت کا درجہ رکھتا ہے اور بھی دیگر اس ماہِ مبارک میں واقعات ہیں جو اسلامی تاریخ کا ایک سنہرا باب ہیں لہذا آج اپنے ہم regular ہمارا لیکچر ہوتا ہے اس سے ہٹ کر اس خوبصورت مہینے کی یاد میں اور جو بھی انشاءاللہ العزیز حج کا مبارک موقع آ رہا ہے اس حوالے سے چند باتیں کرنے کی سعادت حاصل ہوگی تاکہ ہم تو خیر ابھی حج پر نہیں جا سکے تو حج کی باتیں کر کے ہی دل کو ٹھنڈا کر لیں اور حج کی گفتگو اور حج کے معاملات اور اسی طرح جو لوگ اس عظیم سعادت کو حاصل کر رہے ہیں ان کے لئے بھی اور جو نہیں جا سکے ان کے لئے بھی بہت ساری گفتگو اس کے اندر ہم شامل کریں گے میرے سامنے قرآن پاک کی آیت مبارکہ موجود ہے یہ سورۃ آل عمران میں آیت نمبر ۹۶

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۹۶ میں اللہ فرماتا ہے

آیت نمبر ۹۶

اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّ ضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَ کًا وَّھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ O

آیت نمبر ۹۷

فِیۡہِ اٰیٰت" بَیِّنٰت" مَّقَامُ اِبۡرٰھِیۡمَ ج وَمَنۡ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلاً ط وَمَنۡ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیّ" عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ O

یہ دو آیات ہیں جو سورۃ آل عمران کے اندر با قاعدہ اسی موضوع پر اللہ نے اتاری ہیں اور سورۃ آل عمران میں با قاعدہ اللہ فرماتا ہے

ترجمہ

بیشک اللہ پاک کا پہلا گھر جو لوگوں کیلئے مقرر کیا گیا ہے وہ مکہ میں ہے جو بڑی ہی برکت والا ہے اور ہدایت دینے والا ہے سارے عالمین کو فیہ ایت بینت جس میں کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراھیم مقامِ ابراہیم ہے ومن دخلہ کان امنا اور جو اس میں داخل ہو گیا اس نے امن کو پا لیا وللہ علی الناسحج البیت اللہ کی طرف سے لوگوں پہ حج اسکے گھر کا فرض کر دیا گیا ہے من استطاع الیہ سبیلا جو اسکے گھر کی طرف جانے کی طاقت رکھتا ہو من کفر اور جو انکار کرتا ہے فان اللّٰہ غنیّ تو اللہ بے پرواہ ہے عن العلمین سارے جہان سے۔

اللہ کو کسی کی بھی پرواہ نہیں ہے تو یہ دو آیات ہیں پھر سماعت کیجئے

''بے شک اللہ پاک کا پہلا گھر جو لوگوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ مکہ میں ہے جو تمام دنیا کے لئے بڑی ہی برکت والا ہے اور ہدایت دینے والا ہے اس میں اللہ کی طرف سے کھلی نشانیاں ہیں مقامِ ابراہیم علیہ السلام ہے اور اس میں جو آ جائے وہ امن میں آ جاتا ہے اور اللہ کی طرف سے لوگوں پہ حج فرض کر دیا گیا ہے جو اسکی طرف جانے کی طاقت رکھتا ہے اور جو کوئی انکار کرتا ہے تو اللہ سارے عالمین سے بے پرواہ ہے''

تو یہ دو آیت جو آپ کے سامنے پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے یقیناً حاجی بڑے خوش نصیب ہیں اور اس وقت ہزاروں قافلے جو ہیں وہ مکہ شریف کی طرف چل پڑے ہیں

''لبیک اللھم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک''

یہ خوبصورت کلموں کے ساتھ وہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو رہے ہیں اللہ ہمیں بھی توفیق عطا فرمائے آمین کہو اللہ ہم سب کو بھی یہ عظیم منظر دکھائے اور ہمیں بھی یہ سعادت ملے کہ ہم حج کے دنوں میں وہاں موجود ہوں انشاءاللہ (اللہ اکبر)

تو جس شہر کا ذکر اللہ نے اس آیت کریمہ میں کیا ہے اور جس خوبصورت مقام کو اللہ نے اس میں بیان کیا ہے وہ خوبصورت مقام جہاں آقا ﷺ کی ولادتِ باسعادت ہوئی ۵۳ برس حضور نے مکہ میں گزاری صرف ۱۰ برس آپکے مدینہ میں گزرے ہیں باقی آپکی ۵۳ برس کی زندگی مکہ میں ہے تو یوں ایک طویل وقت بنتا ہے جو حضور نے مکہ میں گزارا اور یوں آپکو مکہ کی گلی گلی جانتی ہے اور مکہ کا ایک ایک ذرا بھی حضور کو پہچانتا ہے لہذا اس شہر کی بڑی عزت و برکت ہے اور اللہ نے بھی قرآن میں اس کی قسم اُٹھائی ہے کہ **لااقسم بھذا البلد** اے نبی میں اس شہر کی اگر قسم نہ اُٹھاتا **وان تحل بھذا البلد** میں اس لئے اس شہر کی قسم اُٹھار ہا ہوں کہ تو یہاں رہتا ہے **تو وانتخل بھذا البلد**، اس سے مراد مکہ ہے تو اللہ نے بھی قرآن میں اس عظیم شہر کی قسم بھی اُٹھائی ہے اور اس عظیم شہر کو یہاں بیان بھی کیا کہ میرا جو پہلا گھر ہے جو لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا جو کعبہ شریف ہے وہ اللہ فرما رہا ہے مکہ میں ہے **ان اول بیت** میرا پہلا گھر جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا **وضع للناس** جسے لوگوں کے لئے بنایا گیا جسے لوگوں کے لئے مقرر کر دیا گیا **للذی ببکة** وہ مکہ میں ہے **(اللہ اکبر)**

تو ابراہیم علیہ السلام نے اسکی تعمیر فرمائی جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تھے جب آدم علیہ السلام کعبے کی جگہ پہنچے تھے تو آپ نے زمین کے اس حصے پر اپنا پر مارا تھا اور یہ ساتوں زمینوں تک نیچے تک اس کا اثر جو ہے گیا تھا اور پھر اسکی بنیاد جو ہے وہ ساتوں زمینوں کے نیچے سے شروع کی گئی تھی اور یوں جو ہے اسکو پر ساری زمین کے اندر اسکی جو جڑیں ہیں وہ پھیلائی گئی تو لہذا یہ کعبہ شریف جتنا اوپر نظر آتا ہے اسکی جڑیں ساتوں زمینوں سے نیچے ہیں اوپر تو اسکا ایک نشان ہے یعنی وہ جو ہے آپ کو کمرہ نظر آتا ہے بنا ہوا وہ اصل میں وہ ایک sign ہے وہ ایک نشان ہے تو لہذا اللہ نے زمین کے اس ٹکڑے کو پسند فرمایا اور حضرت جبرائیلؑ نے حضرت آدمؑ کو آکے جب یہ علم دیا تو آپ نے سب سے پہلے اسکے جو کعبے کو تعمیر فرمانے والے ہیں وہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اسکے بعد ظاہر ہے یہ وقت بڑا طویل گزرا بڑا وقت صرف ہوا ہزاروں زمانے گزرے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک آتے آتے یہ کئی بار طوفانوں کی نظر ہوا یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام کا جب طوفان نوح آیا تھا اس میں بھی کعبہ کی عمارت جو ہے وہ منہدم ہوئی لہذا کئی بار اسکا ایسا معاملہ بنا ہے تو اسکے بعد حضرت ابراہیمؑ نے جب اسے مکمل فرمایا تو اسکی تعمیر فرمائی **(اللہ اکبر)**

تو یہ بڑی بابرکت اور بڑی ہی برکت والی چیز ہے اور اللہ نے بڑی خوشی سے ذکر کیا مکے کا اور یہاں پہ لفظ لگایا ہے بکا کیا لفظ ہے جی بکا اور ہم مکہ بولتے ہیں تو عربی لغت میں یاد رکھیئے **مکہ اور بکا میں کوئی خاص فرق نہیں ہے** یہ ایک ہی لغت ہے لیکن پھر بھی اسکے معنی بیان کیے گئے بکّہ جو ہے اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ عربی لغت میں اس لفظ کو استعمال اس وقت کیا جاتا ہے جہاں رش کا ذکر کرنا ہو بھیڑ، رش، لوگوں کا ہجوم جہاں ہر وقت لوگوں کا بولو ہجوم رہے بھیڑ رہے لوگوں کی کہ لوگ آ رہے ہیں جا رہے ہیں ایسا جب ہر وقت ہو رہا ہو تو عربی میں اس مقام کو بکّا کہا جاتا ہے

دوسرا جو ہے اسکا معنیٰ ''گردنیں توڑ دینے والا'' گردنوں کو توڑ دینے والا، اس شہر کی طرف جس کی بھی بری نیت ہوئی ہے یا اس شہر کی طرف جس کا بھی غلط ارادہ ہوا ہے اللہ نے اس کی گردن توڑ دی ہے اسے روندھ دیا گیا ہے اسے ختم کر دیا ہے جو بھی اس شہر کی طرف غلط ارادہ لے کر آیا ہے اس میں بہت سارے واقعات ہیں بر ہا کا واقعہ ہے اور بھی بہت سارے جو جو اس شہر کی طرف برے ارادے سے چلا اللہ نے اسے ختم کر دیا تو ایسی جگہ کو بھی بکّہ کہا جاتا ہے جہاں آکر گردنیں ٹوٹ جائیں پھر ایک اور جو اس کا معنی ہے بکّہ کا اگر آپ مکّہ کے لفظ کو ہی اٹھائیں تو م، ک کے اوپر شد لگائیں اور پھر ہ تو آپ مکّہ پڑھیں تو ک دو دفعہ ادا ہوگا مکہ علیحدہ ہوگا اور کہ علیحدہ ہوگا اور کا جو ہے کہ جو ہے دو دفعہ ادا ہوگا اور

جب ایسا اگر ہوتو اسے قلت کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جہاں کسی چیز کی قلت ہوتی ہے کمی ہوتی ہے تو چونکہ یہ علاقہ ہمیشہ سے پانی کی قلت کا شکار رہا ہے یہاں کوئی دریا نہیں، یہاں کوئی سمندر نہیں، یہاں کوئی جو ہے وہ ایسی شے نہیں کوئی ندی نالے اس شہر کے اندر نہیں بہتے ایسا کوئی چشمہ نہیں یہاں تو اس لئے بھی اسے مکّہ کہا جاتا ہے کیونکہ یہاں قلت تھی پانی کی اور یہی وجہ ہوئی کہ جب حضرت ہاجرہ علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے دوڑی تھی تو اللہ پاک نے آپکی ایڑھیوں سے پانی کا چشمہ جاری فرمایا تھا اور یہی اس علاقے کی need تھی یہی اس علاقے کی اصل ضرورت تھی تو اللہ نے پانی دیا حالانکہ آپ چاہتے تو کوئی اناج پیدا ہوجاتا کوئی پھل پیدا ہوجاتے سو قسم کی اور بھی چیزیں پاؤں سے پیدا ہوسکتی تھی لیکن کیا نکلا جی پانی نکلا اس کا مطلب پانی ہی اس علاقے کی اصل ضرورت تھی اسلئے ہی اسے مکہ کہا جاتا ہے تو یہ مختلف اس کے معنی میں نے عرض کردیئے بحرحال یہ لفظی بات تھی جو میں نے عرض کی تو اللہ نے یہ کہا کہ **یہ بڑا ہی بابرکت ہے مبارک شہر ہے** (سبحان اللہ)

☆ **یہ بڑا برکت والا شہر ہے یہاں ہم نے برکت رکھی ہے اسکے پھلوں میں برکت ہے اس کے اجناس میں برکت ہے اسکی ہواؤں میں برکت ہے** اسکے دنوں میں، اسکی راتوں میں، اسکی شاموں میں برکت ہے آپ دیکھیں کہ جو لوگ وہاں گئے ہیں کہ لاکھوں لوگ ایک وقت میں اس شہر میں موجود ہوتے ہیں لاکھوں کے حساب سے ہروقت لیکن مجال ہے کہ آپ کو اس شہر میں کوئی ایسا نظر آئے کہ مطلب ایک دم سے ہر شے collapse کرگئی ہے ہروقت اتنے لوگوں کا اجدہام ہو تو کتنی چیزیں مشکل ہوجاتی ہیں ٹریفک پھنس گئی ہے آج تو آج جناب جو ہے وہ جی لاک ڈاؤن ہوگیا ہے فلاں ہوگیا ہے تو اس طرح کی چیزیں جو ہیں بہت ساری ہوسکتی ہیں لیکن ہزاروں لوگ، لاکھوں کی موجودگی میں بھی ایسا لگتا ہے کوئی شے نہیں ہر شے چل رہی ہے اور آج تک ایسا ہی ہے حتی کہ جب حج کا موقع آتا ہے تو ۴۰، ۴۰ لاکھ لوگ مکے کے شہر میں سماتے ہیں اور اتنی برکت ہے کہ وہ پتہ پھر نہیں چلتا وہ نا جانے کہاں سے مخلوق آتی ہے اور کہاں چلی جاتی ہے پھر اللہ نے اس کے اندر ایسا زبردست معاملہ رکھا ہے کہ کوئی انڈسٹری آپ کو مکے شہر کے اندر نظر نہیں آئے گی کوئی کھیت آپ کو نظر نہیں آئیں گے اس کے باوجود دنیا کی ہر کھانے والی شے وہاں ملے گی دنیا کی ہر انڈسٹری کی پروڈکٹ وہاں ملے گی اور مارکیٹیں س کی بھری پڑی ہیں دنیا جہاں کی پروڈکٹس سے چاہے وہ کھانے والی ہیں، استعمال کرنے والی ہیں، وہ زمدگی کے کسی بھی شعبے سے تعلق رکھتی ہیں مکے میں آپ کو وہ ہر شے ملے گی اسے کہتے ہیں برکت والی شہر کہ کسی چیز کی کمی ہی نہیں ہوگی دنیا کے ہر شہر میں کوئی نا کوئی کمی ہوتی ہے کہ یہ چیز یہاں سے نہیں ملتی جناب یہ آپ کو وہاں سے ملے گی، یہ یہاں سے نہیں ملتی یہ آپ کو اس شہر سے ملے گی یہ یہاں سے نہیں ملتی آپ کو فلاں شہر جانا پڑے گا ۔مکہ میں آپ کو ہر دنیا کی شے ملے گی جو اچھی پروڈکٹ ہے وہ وہاں ضرور available ہوگی یہاں تک کہ آپ کو ملتان کا سوہن حلوہ بھی وہاں مل جائے گا حالانکہ وہ ملتان کی پیداوار ہے لیکن آپ کو وہاں بھی ملے گا تو اللہ نے کیا کیا پوری دنیا سے جتنی بھی اچھی اجناس ہیں وہ ساری کھچ کھچ کے مکہ کی طرف لاتا ہے اور یہ حضرت ابراہیمؑ کی دعا ہے آپ نے یہ دعا فرمائی تھی اے اللہ میرے اس شہر کو پھلوں سے برکت عطا فرما، پھلوں کی کثرت عطا فرما، اناج کی کثرت عطا فرما یہاں کسی کو کھانے پینے میں کوئی کمی نہ آئے (**اللہ اکبر**)

ل ہذا اس شہر میں اللہ نے یہ سب کچھ عطا کیا ہوا ہے، کوئی کمی نہیں مبارک شہر ہے برکت والا شہر ہے ایک اور برکت ہے سنو

ایک نماز پڑھو تو ایک لاکھ نمازوں جتنا اجر پاؤ گے اب اس سے بڑی برکت کی کیا بات کی جائے

برکت کہتے ہیں تھوڑے میں زیادہ ہونا، برکت کا لفظی معنی کیا ہے تھوڑے میں

’’تھوڑے میں زیادہ ہونا برکت کہلاتا ہے‘‘

تو برکت ہے اتنی کہ آپ نے ایک جو ہے نماز پڑھی ہے اور وہ ایک لاکھ نمازوں جتنا اجر پا گئے اتنا بڑا اجر (اللہ اکبر)

اور بھی دیگر یعنی جو بھی نیکی آپ اگر کریں گے وہ پھل پھول جائے گی وہ نیکی پھل پھول کر بہتر ہوجائے گی یہ مکے شہر کی عزت و برکت ہے (**اللہ اکبر**) مبارک شہر ہے پھر آگے خوبصورت بات کی **وھدی للعلمین سارے عالمین کے لئے یہ شہر ہدایت ہے** یا یہ مکہ ہدایت ہے یا کعبہ ہدایت ہے فرمایا کہ یہ ہدایت کا سبب بنتا ہے بڑے بڑے گنہگار جب مکہ میں آتے ہیں اور کعبے کو دیکھتے ہیں تو آنسو چھوٹ پڑتے ہیں اور ہدایت کی طرف دل روانہ ہوجاتا ہے بڑے بڑے منھوس جب وہاں پہنچتے ہیں تو وہ خوش بخت ہوجاتے ہیں بڑے بڑے بے نماز پکے نمازی ہوجاتے ہیں بڑے بڑے چور جو ہیں وہ حاجی نمازی ہوجاتے ہیں تو اس شہر کی یہ خوبی ہے کہ یہ ہدایت بانٹتا ہے اس کے اندر جانے والے اس کے پاس جانے والے کعبے کے پاس جانے والے ہدایت سے محروم نہیں رہتے (**اللہ اکبر**)

تو یہ خوبصورت تعریف کی اللہ نے ایک تو کہا کہ **میرا پہلا گھر مکہ میں ہے یہ مبارک شہر ہے، یہ ہدایت ہے سارے عالمین کے لئے**، سارے عالمین کے لئے ہدایت ہے کوئی کسی رنگ نسل سے آئے، کوئی کسی قوم سے آئے کوئی کسی جو ہے ملک سے آئے، کوئی کسی جو ہے زبان کا بولنے والا ہو مکہ میں سب کو نوازا جاتا ہے اللہ سب کو نوازتا ہے (**اللہ اکبر**)

پھر آگے جو دوسری تعریف کی اسکی کہ اچھا اچھا اب تم آ گئے ہو میرے شہر میں تو **فیہ ایت بینت اس میں واضح تمہیں میری نشانیاں نظر آئیں گی**۔ میری نشانیاں تم دیکھنا چاہتے ہو میری طرف تم آنا چاہتے ہو ظاہر ہے تمہیں میری نشانیوں کی ضرورت ہے تو میری نشانیاں تمہیں یہاں ملیں گی آیات کہا ایک آیت نہیں کہا آیات زیادہ ہیں میری نشانیاں ہیں یہاں پر نشانیاں کیا ہیں (**اللہ اکبر**)

ایک تو خصوصیت سے ذکر کیا مقامِ ابراہیم کہا یہ مقامِ ابراہیم جو ہے میری نشانی ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام جس پتھر کے اوپر پاؤں رکھ کر آپ کعبہ کی دیواریں بلند کرتے تھے اور کعبے کی دیواریں بلند کرتے کرتے ساتھ ساتھ وہ پتھر بھی بلند ہوتا جاتا تھا اور آپ کے پاؤں کو وہ جکڑ لیتا تھا تو آپ جب اس پر پاؤں رکھتے تو وہ فوم کی طرح نرم ہو جاتا تھا اور یوں آپ کے پاؤں کو تکلیف نہیں ہوتی تھی اور وہ باقاعدہ پکڑ لیتا اور آپ تسلی سے کعبے کی دیواریں بناتے تو اس پتھر کو اللہ کہہ رہا ہے یہ میری نشانی ہے جس پتھر پر کسی اللہ والے کے قدم لگ جائیں تو وہ اللہ کی نشانی بن جاتا ہے یعنی قدموں نے نشانی بنالی قدموں کی اتنی شان ہے تو ان کے چہرے کی کتنی شان ہوگی انکے ہاتھوں اور جسم کے دیگر اعضا کی کتنی شان ہوگی جو پاؤں لگے تو اللہ کہہ رہا ہے میری نشانی ہے (**سبحان اللہ**)

قابلِ غور بات

پاؤں لگے تو کیا کہہ رہا ہے اللہ میری نشانی بن گئی تو لہذا میں اس پر عرض کروں گا کہ آپ اس بات کو سمجھیں کہ اللہ پاک ہمیں پتھروں کی پوجا کی طرف نہیں لے کر جا تا ہمیں پتھروں کو معبود نہیں بنانا لیکن **انہی پتھروں کے ساتھ اگر کسی اللہ والے کی نسبت ہے تو اسکی عزت و برکت اللہ بیان کرتا ہے اسکی عزت کا ذکر کر رہا ہے کہ یہ ابراہیم علیہ السلام کا مقام** ہے ابراہیمؑ یہاں کھڑے ہوتے تھے **اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس شے سے اللہ والوں کو نسبت ہوگی وہ اللہ کی نشانی بن جاتی ہے اللہ کا راستہ بن جاتی ہے (سبحان اللہ)** نشانی کس لئے ہوتی ہے راستے کے لئے ہوتی ہے بھئی آپ جب جا رہے ہیں کہیں تو آپ کو کہا جاتا ہے آپ نے یہ یہ راستے میں چیزیں دیکھنی ہیں تو آپ کو علم ہو جائے گا کہ آپ صحیح جا رہے ہیں تو وہ نشانیاں بتائی جاتی ہے کہ یہ نشانی آ گئی تو سمجھنا صحیح ہے تو وہ نشانی جو تمہیں بتائی جاتی ہے وہ اصل میں منزل تک پہنچانے کے لئے بتائی جاتی ہے

تو اللہ فرما رہا ہے کہ میرے تک آنا ہے تو یہ میرے اللہ والوں کی نشانیاں ہیں ان کو دیکھو (اللہ اکبر)

وہاں پر حجرہ اسود ہے جنت سے آیا ہوا پتھر ہے حضورﷺ اس کو باقاعدہ چوما کرتے تھے اور آپ نے اسے بوسے دئے ہیں آج تک امت حضورﷺ کی سنت ادا کرتی ہے ہم اس پتھر کو نہیں پوجتے ہم حضورﷺ کی سنت ادا کرتے ہیں ہم آقاﷺ کے طریقے کو پورا کرتے ہیں کہ میرے نبی نے اسے چوما۔

حضرت عمرؓ یہی بات کیا کرتے

جب بھی آپ حجرِ اسود کو چومتے تو آپ یہی بات کرتے کہ **اے پتھر اے حجرِ سود تو میرا کچھ نہیں کر سکتا نہ سیاہ نہ سفید نہ نفع نہ نقصان ہاں میں اس لئے تجھے چومتا ہوں کیونکہ میرے آقا نے تجھے چوما لہذا آپ کا یہ انداز بہت سارے شکوک و شبہات کو حل کر گیا** ورنہ بہت ساری دیگر قومیں ہم پر اعتراض کر سکتی تھی کہ آپ بھی تو پتھروں کو ہی جا کر چومتے ہیں آپ بھی تو ہم بھی تو ادھر پتھروں کے پاس آتے ہیں مطلب ہندوؤں کا بھی ادھر مندر ہے ایک تو ہم بھی تو پتھروں کے پاس آتے ہیں آپ بھی پتھروں کے پاس نہیں نہیں وہ فرق ہے، تم ان پتھروں کو خدا کے سامنے رکھ کر کہتے ہو یہ بھی خدا ہیں یہی نیت لے کر جاتے ہو نا اپنے مندروں کے اندر ہم اپنے پتھروں کی یہ نیت نہیں ہم انکی تعظیم اس لئے کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کسی اللہ والے کا تعلق ہوتا ہے اور **سب سے بڑے اللہ والے محمد مصطفیٰﷺ ہیں اسلیئے ہم حجرہ اسود کو بھی چومتے ہیں یہ بھی اللہ کی نشانی ہے۔**

صفا اور مروہ بھی اللہ کی نشانیاں ہے

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں اللہ نے واضح لفظ لگایا

یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، ہیں کیا وہ دو پہاڑ ہیں پہاڑ ہیں مطلب دو پہاڑ ہیں پہاڑ بھی نہیں پہاڑیاں ہیں تو ان کو اللہ فرما رہا ہے میری نشانیاں ہیں مولا یہ کیسے تیری نشانیاں ہوگئی پہاڑ کیسے تیری نشانیاں ہوگئی وہ اس لئے کہ وہاں ایک خاتون جو ہیں وہ اپنے شوہر کی فرمانبرداری میں دوڑی تھی ہمیں وہ عمل اتنا پسند آیا ہمیں وہ عمل اتنا پسند آیا کہ قیامت تک کے لئے ان دونوں پہاڑیوں کو اپنی نشانی کہہ دی کہ تم جب بھی یہاں آؤ گے تو ان پہاڑیوں کو دیکھ کر یاد کرنا کہ

یہاں ایک عورت نے کیا کیا تھا؟ اس عورت نے کیا؟ اپنے شوہر کی اعلی فرمانبرداری کی تھی کہ

وہ جب اسے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا تو اس نے کہا تھا کوئی بات نہیں میں ادھر ہی ہوں آپ نے مجھے رب کے حوالے کیا ہے تو میرا رب کبھی بھی مجھے ضائع نہیں ہونے دے گا مجھے اتنا ایمان اور یقین ہے اپنے رب پر کہ وہ مجھے ضائع ہونے نہیں ہونے دے گا تو اللہ نے اس یقین کو دیکھو واقعی ضائع نہیں ہونے دیا صفا اور مروہ کو نشانی بنا دی صفا اور مروہ آج تک نشانیاں منیٰ ہے، مزدلفہ ہے تو یہ سارے وہ **خوبصورت مقام ہیں مکے میں جو اللہ کی نشانیاں ہیں** جب بھی تم جاؤ گے تمہیں ان سے اللہ یاد آئے گا تم جب بھی وہاں بیٹھو گے تمہیں ان سے اللہ کی یاد آئے گی تو کہا **فیہ ایت بینت** ان میں میری بڑی کھلی نشانیاں ہیں مقام ابراہیم علیہ السلام کی مثال دے رہاں ہوں باقی خود جا کر ڈھونڈ و دیکھو کہاں کہاں میری نشانیاں ہیں **(اللہ اکبر)** اور بھی بہت ساری ہیں آگے خوبصورت بات کہی کہو **من دخل کان امنا** جو بھی اس میں داخل ہو جائے گا اس شہر میں جو چلا گیا وہ امن میں رہا امن میں رہا اب وہ امن میں ہے حرم میں جو داخل ہو گیا وہ امن میں ہے یعنی یہ امن کا شہر ہے

Peace and Peace Everywhere

دنیا میں سب سے کم crime ratio مکہ میں ہے آج بھی پوری دنیا اس پر حیران بھی ہے کہ یار کیا شہر ہے اس میں crime ہی نہیں ہوتا کوئی کسی قسم کا دھنگا فساد نہیں ہوتا **آقا ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی اس شہر میں ہتھیار اُٹھا کر نہیں چلے کوئی اس شہر کے درختوں کو نہ کاٹے کوئی اس شہر کے جانوروں کو نہ مارے، کوئی اس شہر کے اندر شکار نہ کرے، کوئی اس شہر کی کسی بھی شے کو تکلیف نہ دے اسکے باشندوں کو خوف وحراس میں مبتلا نہ کرے اسکے اندر رہنے والوں کو ڈرائے نہیں یہ امن کا شہر ہے (اللہ اکبر)**

تو لہذا آج بھی اسکو دیکھا گیا اور خیر آج تو بہت زیادہ عمارات بن گئی ہیں حرم کے اردگرد لیکن یہ ہمیشہ سے تو نہیں تھا ایسا یہ تو پورا ایک صحرا تھا آگے پیچھے دائیں بائیں سب طرف صحرا ہی صحرا تھا تو یہ منظر کئی بار لوگوں نے دیکھا ہے کہ ایک بھیڑیا ایک جانور اپنے شکار کے پیچھے بھاگ رہا ہے تو وہ بھیڑیا جو ہے جو اپنے شکار کے پیچھے بھاگ رہا ہے تو وہ بھاگتا بھاگتا اس کا شکار جو ہے حرم میں داخل ہو گیا ہے تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ بھیڑیا وہیں سے واپس پلٹ گیا وہ اندر نہیں گیا تو ایسی کئی مثالیں موجود ہیں کہ کتا اندر نہیں گیا، بھیڑیا واپس چلا گیا کیونکہ اسے علم ہو گیا کہ اس کا شکار حرم میں چلا گیا **کان امنا** اب وہ امن میں ہے تو لہذا جانور بھی جانتے ہیں کہ یہ امن کی جگہ ہے سکون کی جگہ ہے یہاں امن ہی امن **اللہ اکبر** تو اس عظیم جو ہے شہر کی اتنی عزت اللہ نے بیان کی ہے ایک تو یہ ہے امن ایک اسکا اور بھی معنی ہے وہ معنی یہ ہے کہ اللہ نے اس کو امن کہا کہ جو بھی یہاں آئے گا امن پا جائے گا وہ امن کس سے پائے گا ہر دکھ سے امن میں آ جائے گا ہر خوف سے امن میں آ جائے گا ہر بھوک سے امن میں آ جائے گا، ہر مسئلے سے امن میں آ جائے گا یعنی وہ جہاں بھی ہے جس بھی حالت میں ہے اللہ اسکو بدل کر امن کی طرف لے کر جائے گا مل کر کہو سبحان اللہ۔ یہ ہے امن کا دوسرا معنی کہ وہ امن میں ہیں جو اس شہر میں داخل ہو گیا (اللہ اکبر)

تو اب دیکھو میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ یہ کتنی خوبصورت ترتیب اللہ نے بنائی ہے

پہلے کہا اللہ کا گھر لوگوں کے لئے جو بنایا گیا ہے وہ مکے میں ہے اور پھر کہا یہ بڑا ہی مبارک شہر ہے پھر کہا یہ سارے عالمین کے لئے ہدایت ہے پھر کہا اس میں کھلی نشانیاں ہیں پھر کہا مقامِ ابراہیم ہے اور پھر کہا جو بھی اس میں داخل ہوا وہ امن میں آ گیا اب اتنی تعریف کی ہے اس شہر کی

اور پھر کیا کہا اب آیئے اصل بات پر کہو **وللہ علی الناس حج البیت**۔ **اتنی تعریفیں کرنے کے بعد کہا اب آؤ میرے گھر حج کرنے کے لئے اب آؤ نا** اتنی attraction پیدا

کردی اتنی کشش پیدا کردی اتنا پہلے وہ ذوق، شوق، جنون پیدا کیا یہ انسانی nature کے مطابق پہلے وہ ساری طرح دکھایا کہ ایسا ایسا ہوگا پھر کہا اب آجاؤ اگر تمہارے اندر استطاعت ہے اب دیر نہ کرنا میں نے اتنی تمہیں اوپر خوبیاں بتائی ہیں اب چھوڑنا نہیں (سبحان اللہ) تو یہ خوبصورت ترتیب دیکھئے کتنی پیاری بنائی میں آپ کی توجہ چاہتا ہوں کہ پھر اس بات کے بعد جو بہت بڑا شیطان کا جال ہے نفس کا جال ہے اور لوگ ہزاروں کی تعداد میں لاکھوں کی تعداد میں اس سعادت سے محروم رہتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں بلائے گا تو جائیں گے اور یہ کہہ کے تو خاموش ہو کر بیٹھ جاتے ہیں ہمیں اللہ نے بلایا ہی نہیں لہذا بلائے گا تو جاؤں گا دیکھو جی بلاوا ہی نہیں اجے آیا وہ فلاں کو آیا تو چلا گیا ہے ہمیں جی بلاوا بھی انہیں آیا تو یہ بات کہنے والے محظ جاہل ہیں اس سے بڑا بلاوا اور کیا ہوگا کہ اللہ باقاعدہ پوری گراؤنڈ بنا کے پھر دعوت دے رہا ہے کہ آجاؤ اب میرے گھر باقاعدہ دعوت دی جا رہی ہے اب دیر نہ کرو اتنی عظیم سعادتوں والا شہر ہے محروم نہ رہو اگر استطاعت ہے تو دیر نہیں (اللہ اکبر)

لیکن افسوس صد افسوس! میں دوبار حاضری کی سعادت دے چکا اور وہاں بڑی ہی زیادہ ریسرچ سے دیکھا ان چیزوں کو کہ وہاں پر پاکستان اور انڈیا سے اس وقت لوگ جاتے ہیں جب وہ جانے کے قابل نہیں ہوتے ، ہڈیاں گھس چکی ہوتی ہیں اور ختم ہو چکا ہوتا ہے جسم کا تمام جوش وجذبہ جنون اور ایک بس ایک جو ہے وہ موت کا انتظار ہی ہوتا ہے اور کہتے ہیں بس مجھے حج کروا دو یا عمرہ مجھے کروا دو، بال سفید ہو چکے ہیں ہنڈ ہنڈا چکا ہے یا ہنڈ ہنڈا چکی ہیں ہر شے ختم کر کے تو اب عمرہ کرنے چل پڑتی ہیں یہ بہت ہی تکلیف دہ بات ہے اس پہ جتنا بھی دکھ کیا جائے کم ہے کہ جو اصل وقت تھا وہاں جانے کا جو اصل سعادت تھی وہاں جانے کی جس کے لئے اللہ خوش ہوتا کہ میرا بندہ اتنا زیادہ پھنسا ہوا تھا اور اسکو اتنی زیادہ مختلف قسم کی مصروفیات تھیں وہ پھر بھی مجھے آیا ملنے کے لئے تو بتاؤ مزہ آئے گا نہ اور اگر ایسا نہیں ہے اور آپ مطلب اس وقت جا رہے ہیں جب اللہ کو بھی تمہاری ضرورت کوئی نہیں اللہ کو بھی اب حاجت کوئی نہیں تمہاری تو کیا کرنا ہے تم نے وہاں جا کے گو اچھی بات ہے جب بھی جاؤ لیکن میں ایک آئیڈئل situation کی بات کر رہا ہوں میں اس situation کی بات کر رہا ہوں جو اصل میں آئیڈیل چیز ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تمہیں جوانی میں لے جائے (آمین)

اللہ آپکو جوانی میں لے جائے اس عمر میں جاؤ جب تمہارے اندر انرجی ہو جب تمہارے اندر پورا جذبہ ہے شوق ہے آنسو ہیں کوئی تڑپ ہے، کچھ کرنے کی آرزو ہے، کچھ لگن ہے، کچھ وہاں سے لینا ہے کچھ دینا ہے کچھ دکھانا ہے، کچھ کرنا ہے کچھ کروانا ہے مطلب کوئی اندر جذبے ہیں کچھ حضور سے کہنا ہے کچھ سنانا ہے کچھ سننی ہے تو پھر تو جاؤ بھئی دو نفل سجدوں کے لئے تم مکے میں جا رہے ہو کچھ ملاقات ہے کچھ تڑپ ہے اندر کچھ جذبہ ہے تو ضرور جاؤ تو لہذا ایسے لوگ جو اس طرح کرتے ہیں تو قرآن کتنی پیاری گراؤنڈ بنا رہا ہے حالانکہ چاہتا تو آیت سیدھی اتارتا کہ **وللہ حج البیت** بھئی سیدھی بات کرتا ہوں آجاؤ سارے یار مولا کہاں آنا ہے بس کہہ رہ ہوں بیت اللہ میں سارے آجاؤ میرے گھر آجاؤ چلو جی آگئے، او ایسا نہیں کیا ایسا نہیں کیا پہلے پورا ایک ایک scenario create کیا ایک پوری rhythm سے میں کہتا ہوں ایک بڑے ذوق شوق بنانے کے لئے ایک داستان create کی اور پھر کہا اب آؤ میرے گھر سمجھ آ رہی ہے میری بات جی تو یہ بڑا اہم معاملہ ہے لوگ اسکو نہیں سمجھ پاتے ہماری priorities میں عمرہ اور حج نہیں ہوتا ہماری priorities میں گھر ہوتا ہے بچے ہوتے ہیں شادیاں ہوتی ہیں ہماری priority میں کاروبار ہوتے ہیں، جابز ہوتی ہیں ارے نہیں نہیں میں کیسے جا سکتا ہوں، جاب کون کرے گا یار کاروبار دو دن کے لئے دوکان بند ہو گی تو کھائے گا کیا یہ بچیوں کا رشتہ کون کروائے گا اتنے پیسے وہاں لگا دئے تو یہ کون کرے گا یہ میری ذمہ داری ہیں اچھا یہ ذمہ داری ہیں تو رب نے جو تمہیں بلایا ہوا ہے وہ جو دعوت نامہ اسکا جو تیرے گھر پڑا ہوا ہے ہر شخص کے گھر اگر قرآن پڑا ہے تو دعوت نامہ اللہ کا اسے پہنچا ہوا ہے پہنچا ہوا ہے جی بولو دعوت نامہ گیا ہوا ہے کہ تم نے آنا ہے اب اس دعوت نامہ پر جتنی تم دیر کرو گے اتنی زیادہ تکلیف ہو گی اتنی زیادہ تکلیف آجائے گی **(اللہ اکبر)**

تو میں نے دیکھا جی کہ لوگ اس پہ اب تو خیر چلیں معاملہ ہی ایسا بن گیا کرونا کی وجہ سے اللہ نے ویسے ہی اسکو فی الحال معاملہ ہی ایسا بنا وہ تو ایک آزمائش ہے لیکن بالفرض ہم نارمل حالات کی بات کریں حالات جب نارمل تھے آج بھی انشاء اللہ نارمل ہو جائیں گے حالات سارے حالات نارمل ہو جائیں گے تو نارمل حالات میں بھی آپ اندازہ کریں کہ جو عمرہ ہے صرف عمرہ وہ ایک تولہ زیور جتنا ہے کہ جتنے پیسے کا ایک تولہ زیور ہے سونا ایک تولہ آپ کا عمرہ اتنے میں ہو جاتا ہے یار ایک تولہ جو ہے وہ ایک لاکھ سترہ ہزار کا ہے آپ ہاتھ پر رکھیں نا ایک تولہ آپکو محسوس نہ ہو کتنا وزن ہے کہ محسوس ہوتا ہے بولو آپ ایک تولہ ہاتھ پہ رکھیں آپکو پتہ ہی نہیں چلے گا ایک لاکھ سترہ ہزار کا ایک تولہ ہے تو آپ اس قدر اللہ کو کمتر سمجھیں **استغفراللہ** کہ آپ ایک تولہ زیور قربان نہ کر سکیں اور آپ یہ نہ سوچیں کہ میں نے ایک تولے کو کیا کرنا ہے میں اس کو جلدی سے بیچ دو اور جا کر میں زیارت کر آؤں میں حضور کا شہر دیکھ آؤں میں آپ کو ہزاروں لوگوں کی مثالیں دے سکتا ہوں کہ وہ اپنے گھروں میں اس سے زیادہ زیور رکھ کر بیٹھے ہیں مگر ابھی تک عمرہ کرنے نہیں گئے بہانے کیا ہیں میری

جناب فلاں مصروفیت ،فلاں میرا کاروبار ،فلاں میری جاب ،فلاں میری شے یہ بہت بڑی زیادتی ہے بہت بڑا ظلم ہے تو اللہ فرما رہے ہیں کہ تم نے آنا ہے آؤ میں تمہیں دعوت دے رہا ہوں آجاؤ میرے گھر با قاعدہ دعوت یہاں بھی دی اور ایک اور سنو جب حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ شریف کو تعمیر کر لیا تو حضرت ابراہیمؑ کو حکم ہوا اب آپ آواز بلند کریں میرے گھر میں لوگوں کو بلائیں اب آپ آواز دیں تو آپ نے ارشاد فرمایا مولا ضرور آواز دیتا ہوں لیکن میری آواز کہاں تک جائے گی یہ پہاڑ تک جائے گی اور میرے ساتھ یہ میرا بیٹا ہے بس تو میں آواز کہاں دوں کس کو دوں تو فرمایا

ابراہیم تمہارا کام بس اتنا ہے کہ آواز دے دو اس کو پہنچانا تیرے رب کا کام ہے اس کو پہنچانا تیرا نہیں میرا کام ہے اسکو میں پہنچاؤں گا اور جب ابراہیمؑ نے جب دعوت دی

حج البیت ۔۔

آؤ اللہ کے گھر کا حج کرو تو آپکی اس دعوت کو اللہ نے قیامت تک کے لوگ جو پیدا ہونے والے تھے ابھی جن کے نام عالمِ ارواح میں تھے اور جو ماؤں کے شکموں میں بھی ابھی نہیں آئے تھے ان تک بھی اس دعوت کو پہنچا دیا اور جس نے جتنی بار لبیک کہا ہے اس دعوت پر اتنی بار وہ عمرہ اور حج کرنے جائے گا جس نے دو بار کہا وہ دو بار حج کرے گا جس نے تین بار کہا وہ تین بار حج کرے گا چار بار کہا تو چار بار حج کرے گا تو اللہ نے پہنچا دیا اب دیکھو ابھی بھی کہتے ہیں مجھے اللہ نے بلایا نہیں ،

قرآن کا واضح ارشاد کیا

کہ اللہ نے حج فرض کر دیا اگر تمہارے تک استطاعت ہے تو میرا پیغام تم تک پہنچ گیا اور ادھر حضور کی حدیث بھی سنا دی میں نے آپکو کہ ابراہیمؑ نے بھی اللہ کی طرف سے دعوت دی ہے تو سب تک یہ دعوت پہنچی ہوئی ہے لیکن ہماری priority میں حج عمرہ نہیں ہوتے اور اللہ کے اس عظیم شہر کو دیکھنا جانا اور ایسا شخص جو انتہائی مصروفیت کے عالم میں جائے تو میرا ایمان ایک بات کہتا ہے میرا ایمان ہے کہ جب بندہ ایسی حالت میں جائے کہ بہت زیادہ اسکے پاس مصروفیات تھیں وہ چھوڑ کر چلا گیا اللہ کے گھر تو اللہ بھی آگے فرشتوں سے استقبال کرواتا ہے اسکا کہ آجا تو واقعی اسی قابل ہے تیرا استقبال کیا جائے کیونکہ تو تو بڑا پھنسا پھنسایا آیا ہے اور ایک ویلا واندا ہو کے اور کھا ہنڈا کے تو اب جا کے مطلب وہاں پہنچ جائے تو کدھر جناب مولا میں ویلا ہو کے آ گیا تو اب ہم فارغ نہیں ہیں آپ فارغ ہیں نا تو اب ہم فارغ نہیں ہیں آپ بیٹھیں ادھر تسلی سے بیٹھیں کعبے کے سامنے موج کریں ہم فارغ نہیں ہیں میں سچ کہہ رہا ہوں آپکو میری بات سمجھ آ جس حالت میں ہمارے پاس آئے ہیں اب ہم فارغ نہیں ہیں آپ نے ہمیں یوں سمجھا ہوا تھا آپ نے ہمیں اس طرح لیا ہوا تھا کہ اس حالت میں آئے ہیں آپ میرے پاس گو میں رحم کرتا ہوں فضل کرتا ہوں اس میں کوئی شک نہیں گو آپ میری قدر تو جانیں میری قدر تو دیکھیں میری کتنی قدر تھی آپ نے میری کیا قدر کی ہے کہ آپ اس حالت میں میرے پاس پہنچے ہیں جب آپ کو کوئی قبول نہیں کر رہا تو اب آپ میرے پاس آ گئے ہیں تو ایسا نہ ہو جائے انشاءاللہ کہو ایسا نہ ہو یہ غلط ہے ایسا نہیں کرنا میں بڑے کر لوں بچوں کو ذرا میں شادیاں کر لوں اب میں ذرا دکان بڑی کر لوں اب میں مزید میرا انکریمنٹ لگ جائے اب ذرا اگلے سال سنا ہے مجھے کوئی کنٹریکٹ مل جانا ہے ،میں اب میں فلاں ہو جاؤں پھر جاؤں گی بھئی ایسے تو نہیں ہوتا ہے آپ نے اللہ کے گھر کی حاضری کو چیزوں کے ساتھ مشروط کیا ہوا ہے یوں نہ کریں نیت کریں

انشاءاللہ کہو نیت کریں میں جاؤں گی میں جاؤں گا اور ضرور پہنچوں گا اللہ کی اس عظیم نشانیوں کو دیکھنے کے لئے اور اللہ کے اس عظیم شہر کی زیارت کے لئے میں حاضری دوں گا۔

پھر یہ بھی غلط فہمی ہے جی بولو سنو ایک بات یہ بھی غلط فہمی ہے **لوگ یہ کہتے ہیں کہ شاید کعبے کی حاضری جو ہے پیسوں سے ہے یہ بھی بہت بڑی غلط فہمی ہے اس کو جتنی جلدی ہو سکے نکال دو ایسا ہر گز بولو نہیں ہے**

سارے بولو بھئی نہیں ہے کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ پاک نے اس عظیم شہر کو جو ہے وہ پیسوں کے ساتھ رکھا ہو یا اس عظیم شہر کی حاضری جو ہے پیسوں کے ساتھ ہے پیسے ہوں گے تو جاؤں گا بھئی تسلی سے بیٹھو یہ نہیں ہے ہمارے ایک ساتھی بڑی اچھی بات سناتے ہیں ہمارے ایک گوجرانوالہ کے بہت بڑے انڈسٹریلسٹ ہیں انکی بات سنا رہے تھے کہتے کہ وہ گوجرانوالہ کے کافی بڑے انڈسٹریلسٹ ہیں اور مال و دولت کافی ہے تو کہتے ہیں اس طرح عمرے کے لئے گئے تو میں بیٹھا ہوا تھا کعبے شریف کے سامنے اپنی بیوی کے ساتھ تو وہ مجھے کہنے لگی شیخ صاحب دن کٹ نے پندرہ دن بہت تھوڑے ہیں یہ آپ نے کم دن کروائے ہیں مجھے زیادہ دن کے لئے رہنا چاہئے ہمیں زیادہ دن کے لئے یہاں رہنا چاہئے تو

کہتے ہیں میں نے صرف اتنا کہہ دیا کہ اس میں کیا ہوگیا ناراض کیوں ہورہی ہو پریشان کیوں ہورہی ہو ابھی جاتے ہیں تو کچھ ایک دومہینے بعد جب تم کہو گی لگا کے ٹکٹ تو ۳۰ دن کے لئے آجائیں گے ناراض نہ ہو کوئی مسئلہ نہیں اللہ نے ہر شے دی ہے کہتے ہے میں نے یہ کہہ دیا کیونکہ مجھے اپنے پیسے پہ تھا کہ میرے پاس پیسے موجود ہیں جاکے میں ٹکٹ لگاؤں گا پھر آجائیں گے کہتے ۲۰ سال میں عمرہ کرنے نہیں جاسکا ۲۰ سال میں عمرہ نہیں کرسکا اس کے بعد دوبارہ مجھے بلا وہ کہنا چاہئے یا کیا کہنا چاہئے مجھے اللہ نے آنے ہی نہیں دیا کہتے ہیں کہ میں جاجاکے پھر بزرگوں کے پاس معافیاں فلاں کے پاس معافی، فلاں کے پاس معافی وی خدادا نام اے مینوں کسی طریقے معافی لے دیو تو کہیں جاکر پھر سنی گئی تو جب میں حاضر ہوا تو میں جاکے لپٹ گیا کعبے سے کہ مولا مجھے معاف کردے پیسوں سے حاضری نہیں ہے یہ تو یہ بھی غلط فہمی ہے کہ میرے پاس پیسے ہوں گے تو جاؤں گا آپ نیت کریں تو اللہ ہر شے پر قادر ہے اور ایسی کئی مثالیں ہیں کہ ریڑھی والا بھی جاکے حج کرآیا پیسے پاس تیلا نہیں تھا اور ریڑھی والا بھی جاکے حج کرآیا فیملی سمیت کرآیا ، یہ بھی غلطی ہے نیت پوری کرنی چاہئے تو یہ جو عظیم سعادت ہے اور اس شہر کی جو عظیم برکت ہے اس شہر کی جو عظیم معاملات ہیں اللہ نے بڑی ریجوں سے یہ لفظ یہاں لگایا ہے **وللّٰہ علی الناس** سب پہ کوئی بھی اس سے مثشنہ نہیں اللہ کے لئے حج کرو آؤ میرے لئے آؤ **وللّٰہ، اللہ کے لئے آؤ (سبحان اللہ)**

بعض حج کے لئے نکلتے ہیں اچھا چلو حج تو ہو ہی جائے گا ساتھ سنا ہے سونا بڑا سستا ہوتا ہے تو میں سونا لے آؤں بعض حج کے لئے نکلتے ہیں اچھا چلو حج تو ہو ہی جائے گا ساتھ سنا ہے کافی واک ہو جاتی ہے تو میں ذرا slim بھی ہو جاؤں اچھا حج تو چلو ہو ہی جائے گا چلو ساتھ کوئی دبئی کا بھی ایک ٹور ہو جائے گا ایک جو ہے ایک جو ہے فلاں جگہ ہو آئیں گے فلاں جگہ ہو آئیں گے تو وہ بھی ساتھ ساتھ ذہن میں، اچھا چلو حج تو ہو ہی جائے گا چلو لوگ حاجی صاحب بھی کہیں گے اور مطلب گھر میں لوگ طعنے مارتے ہیں ابھی تک جناب حج نہیں کیا آپ نے تو وہ طعنوں سے بچنے کے لئے اچھا چلو یار لوگ بڑا تنگ کررہے ہیں ہر دوسرا بندہ پوچھ رہا ہے آپ نے ابھی حج نہیں کیا بیٹوں نے حج نہیں کروایا یک سنا ہے بیٹا آپ کا لندن ہوتا ہے ایک سنا ہے بیٹا آپ کا امریکا ہوتا ہے آپ کے بیٹے نے حج نہیں کروایا آپ کو وہ اس سے ڈر کر حج کرنے آجاتے ہیں کہ بار بار لوگ پوچھ رہے ہیں تو اللہ کہہ رہا ہے نہیں **وللّٰہ علی الناس** اللہ کے لئے حج کرنے آؤ مجھے ملنے کے لئے آؤ میرے لئے حج کرو **(اللہ اکبر)** تو کیا عرض کریں آپ کو تو کیا عرض کریں آپ کو (اللہ اکبر)

حقیقت خرافات میں کھوگئی — یہ امت روایات میں کھوگئی

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے — مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے (اللہ اکبر)

کون سنے اقبال تیری انجمن بدل گئی — نئے زمانے میں تم ہمیں پرانی باتیں سنا رہے ہو

تو حج بھی کرنے جاتے ہیں اور یہ یہ چیزیں بھی تو اللہ فرما رہا ہے **وللّٰہ علی الناس** حج لوگوں کے اوپر اللہ کے لئے ہے اللہ کے لئے ہے تم نے میرے لئے آنا ہے (اللہ اکبر) تو انشاء اللہ کہت ہیں آپ میں بھی کہتا ہوں ہاتھ کھڑے کریں نیت کریں پوری۔ یہ بھی نا سوچیں کون کروائے گا ابو کروائیں گے، والدین کروائیں گے شوہر کروائے گا بیوی کروائے گی بہن کروائے گی یہ چھوڑ دیں اللہ سے کہہ دیں بس خود ہی اللہ کروائے گا جہاں سے بھی اس کا انتظام ہو جائے گا خوبصورت بات کہی کہ یہ کرنا ہے **ومن استطاع الیہ سبیلا**۔ جو میری طرف آئے گا جس کے پاس استطاعت ہے ضرور آئیگا **ومن کفر** اور جو ایسا نہیں کرے گا جو انکار کردے گا کہ نہیں میں نے نہیں جانا میرے کام بہت ہیں یہ فلاں کام فلاں کام میں نہیں جاسکتا حالانکہ ٹھیک ٹھاک بینک میں پیسے پڑے ہوئے ہیں ٹھیک ٹھاک رقم ہے چاہے تو تسلی سے دوسروں کو بھی کرواسکتا ہے لیکن نہیں جاتا تو اب دیکھو اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے وہ جتنا بھی ایسا مال جس کے لئے اس نے اس عظیم سعادت کو چھوڑ رکھا ہے وہ مال اللہ اسے نفع نہیں اللہ دینے دے گا جس گھر کو بنانے کے لئے اور جس کوٹھی کار اور بنگلے کو بنانے کے لئے اس نے حج کو چھوڑ رکھا ہے وہ اسے اللہ نصیب نہیں ہونے دے گا جن بچوں کے لئے چھوڑ رکھا ہے بچے بڑے ہو جائیں فلان کردیں فلاں کردیں وہ بچے بھی اللہ نہیں بننے دے گا کیونکہ آپ نے ان چیزوں کو سامنے رکھ کر اس کی حاضری کو چھوڑ رکھا ہے وہ کیسے آپ کے ساتھ اس سے جوڑنے دے گا تو کہا نہیں ومن کفر جو بھی انکار کرے گا **فان اللہ غنیّ پھر اللہ بے پرواہ** ہے **اللہ بے پرواہ ہو جاتا ہے** اس سے سنو میں ایک بات کردوں اللہ اس سے کیا ہو جاتا ہے بے پرواہ وہ کس کھڈے میں گرتا ہے وہ کس ہسپتال کے کس ward میں مرتا ہے وہ کس عدالت کے کس کٹھرے میں کہاں جاکے وہ ذلیل ہوتا ہے اللہ کو اب اسکی کوئی پرواہ نہیں۔ **فانّ اللہ غنیّ**۔ اللہ بے پرواہ ہے غنی ہے اسے اب کوئی تمہاری پرواہ نہیں تمہیں میری پرواہ نہیں تو ہمیں بولو سارے بولو تمہاری پرواہ نہیں بس ٹھیک ہے بھئی لگے رہو وہ کس جگہ جا کر جو ہے اس کا سر پھوٹتا

ہے اور کس جگہ اس کی ہڈی ٹوٹتی ہے اور کہاں کہاں اس کے کروڑوں ضائع ہوتے ہیں اللہ کو اب اسکی کوئی پرواہ نہیں، تمہیں آنا چاہئے تھا تمہیں میری طرف رجوع کرنا چاہئے تھا میرے شہر کو آباد کرنا ہے میرے گھر کو آباد کرنا ہے مجھے پسند ہے یہ، میری مرضی ہے مل کر کہو سبحان اللہ میری مرضی ہے یہ میں نے کہا ہے تم نے آنا ہے (اللہ اکبر)

تو لہذا یہ جو لفظ لگایا بہت ہی سخت ہے فان اللہ غنی اللہ غنی ہے اس کو کوئی پرواہ نہیں کہ اس کے بچے کہاں جاتے ہیں اسکی اولاد کہاں جاتی ہے اس کے عزیز اس کے گھر والے اسکی دولت، اقتدار اسکا پیسہ مال کہاں جا کر ضائع ہو جاتا ہے اللہ اسکو کوئی نہیں دیکھے گا. اور پھر صرف اتنا ہی نہیں کہا دیکھو آپ اس کا زاویہ دیکھیں کہاں تک اللہ نے کھینچ دیا عن العلمین سارے جہانوں سے میں بے نیاز ہوں میں اب کسی بھی جہاں میں اس کا نہیں بن سکتا

وہاں جب قیامت کا دن ہوگا وہ بھی تو ایک جہاں ہوگا کیا ہوگا. جی وہ بھی تو ایک جہاں ہے نا عالم ہے ایک پورا جہان ہوگا تو وہاں بھی اللہ وہ کہے گا مولا آج تو سن لے وہ کہے گا نہیں آج بھی نہیں سنی ہم بے نیاز ہیں تجھ سے ہم بے پرواہ ہیں تجھ سے جہاں مرضی جا اب دوزخ کی کس وادی میں وہ جا گرتا ہے میرا تیرے ساتھ تعلق ہی نہیں ہے تو آپ اندازہ کیجئے کہ لوگ سانپ بن کر بیٹھیں ہیں اپنی دولتوں پہ اور عمرہ کی طرف توجہ نہیں کرتے یہ بہت بڑی سعادت ہے یہ بہت بڑی سعادت ہے یہ جتنی جلدی ہو سکے اسے حاصل کر لیں جتنی جلدی ہو سکے کمیٹیاں ڈال لیں لوگوں سے کہہ لیں کر کُر کے جمع کر لیں، کوئی ایک آدھ انگوٹھی بیچ دیں کوئی ایک آدھ ہار بیچ دیں کوئی گھر کی ایسی قیمتی چیز ہے اس کی ضرورت نہیں اتنے میں بن رہی ہے تو بیچ دیں اسکو اور عمرہ کر آئیں جا کے priority میں ہی کوئی نہیں اور اس شوق کے ساتھ جب نہیں جاتے تو ایسے لوگ کڑوڑوں کی تعداد میں بھی چلیں جائیں تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں کہا عن العلٰمین مجھے کسی کی حاجت نہیں ہے حاجت تمہیں ہے مجھے نہیں ہے تو یہ عظیم سعادت یہ عظیم برکت عمرہ اور حج اور مدینہ شریف مکہ شریف کی برکتیں کوئی اس میں شک نہیں ہے کہ یہ بہت بڑی سعادتیں ہے اور آقا ﷺ جب مکہ سے **نکلے تھے تو آپ نے جو دعا مانگی تھی وہ دل پھاڑ دینے والی ہے آپ نے فرمایا تھا**

کہ اے مکہ تو مجھے ساری دنیا سے عزیز ہے اسے کعبہ تو مجھے ساری دنیا سے پیارا الگتا ہے لیکن تیرے شہر والے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔

حضور ﷺ کو بڑی محبت، بڑی محبت ہے تو لہذا بڑی شان رکھتے ہیں کعبے کی درو دیوار، مکہ کہ گلیاں، مکہ کا موسم، مکہ کی ہوائیں بڑی شان رکھتے ہیں انشاء اللہ اگلے جمعے کوشش کریں گے کہ مدینہ شریف کا بھی ہم ذکر کریں (سبحان اللہ) مکہ کا کیا ہے تو مدینے کا بھی بنتا ہے ہمارا حق ہے ہم مدینے کی بھی بات کریں تو انشاء اللہ، **اللہ توفیق دے میرے تمام سننے والے جو مجھے آن لائن سن رہے ہیں وہ بھی نیت کریں کہ وہ جلد از جلد حالات جب نارمل ہوتے ہیں تو وہ عمرہ کرنے جائیں گے اللہ آپ سب کو حج کی سعادت عطا فرمائے اور حاجیوں میں آپ کا نام لکھا جائے اللہ سعادت عطا فرمائے۔ آمین**